بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری صحابہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج صحابہ کے ذکر میں سے کچھ بیان کروں گا۔ پہلا ذکر حضرت ابولبابہ بن عبد المنذرؓ کا ہے۔ ان کے بارے میں بعض اور روایات ملی ہیں۔ علامہ ابن عبد البر اپنی تصنیف الاستیعاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ قرآن مجید کی آیات وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِہِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا۔ اور کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ انہوں نے اچھے اعمال اور بد اعمال مِلا جُلا دیے۔ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیات ابولبابہؓ اور ان کے ساتھ سات آٹھ آدمیوں کے بارے میں ہے جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ بعد میں انہوں نے خدا کے حضور توبہ کی اور اپنے آپ کو ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ ان کا اچھا عمل توبہ تھا اور ان کا بُرا عمل جہاد سے پیچھے رہنا تھا۔

مجمع بن جاریہ سے روایت ہے کہ حضرت انیس بن قتادہؓ کی شہادت کے بعد ان کی زوجہ حضرت خنساء بنت خدام کے والد نے مزینہ قبیلے کے ایک آدمی کے ساتھ اُن کی شادی کر دی جو اُن کو ناپسند تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح فسخ کر دیا جس کے بعد حضرت ابولبابہؓ نے اُن سے شادی کی جن سے حضرت سائب بن ابولبابہؓ پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابولبابہؓ کے ساتھ اُن کے گھر گئے تو وہاں ایک شخص پھٹے پُرانے کپڑوں میں بیٹھا تھا جس نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

پھر ذکر ہے حضرت ابوالضیاح بن ثابت بن نعمانؓ کا۔ ایک روایت کے مطابق ان کو غزوہ بدر میں پنڈلی میں پتھر کی نوک سے زخم لگنے کے بعد واپس لوٹنا پڑا جس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کا حصہ رکھا۔

پھر حضرت انسہؓ مولی رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے۔ امام زہری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کے بعد ملنے والوں کو ملاقات کی اجازت دیا کرتے تھے اور یہ اجازت آپؐ سے حضرت انسہؓ لیا کرتے تھے۔

پھر ذکر ہے حضرت مرثد بن ابی مرثدؓ کا۔ عمران بن مناح کہتے ہیں کہ جب ابو مرثدؓ اور ان کے بیٹے مرثد بن ابی مرثدؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اُس وقت آپؓ دونوں حضرت کلثوم بن ھِدمؓ کی طرف ٹھہرے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ آپؓ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت ابو مرثد کنازؓ حضرت ابو حمزہؓ کے ہم عمر اور حلیف تھے۔ حضرت ابو مرثدؓ اور ان کے بیٹے حضرت مرثدؓ دونوں کو غزوہ بدر میں شریک ہونے کی توفیق ملی۔

پھر ذکر ہے حضرت ابو مرثدؓ کناز بن الحسین الغنوی کا۔ ربیع الاوّل ۲ر ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس شُتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی قیادت میں مدینہ سے مشرق کی جانب سیف البحر کی طرف روانہ فرمایا جہاں مکہ کے رئیس اعظم ابو جہل اور اُس کے تین سو سواروں کے لشکر سے سامنا ہوا۔ دونوں فوجیں لڑائی کے لیے صف آرا ہو گئیں کہ اس علاقے کے رئیس مجدی بن عمرو الجھنی رئیس اعظم معیدی بن عمرو الجہونی نے دونوں فریق کے درمیان بیچ بچاؤ کروا دیا اور لڑائی رُک گئی۔ یہ مہم سریہ حمزہ بن عبد المطلب کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت ابو مرثدؓ بھی اس سریہ میں شامل تھے۔ روایات میں مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلا جھنڈا حضرت حمزہؓ کو باندھا تھا اور اس سریہ میں حضرت حمزہؓ کا جھنڈا حضرت ابو مرثدؓ اُٹھائے ہوئے تھے۔

پھر ذکر ہے حضرت سلیط بن قیس بن عمروؓ کا۔ حضرت سلیط بن قیس بن عمروؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اور غزوہ حنین کے موقع پر انصار کے قبیلہ بنو مازن کا جھنڈا حضرت سلیط بن قیسؓ کے پاس تھا۔ ۱۳ر ہجری اور بعض کے مطابق ۱۴ر ہجری کے آغاز میں حضرت عمرؓ کے دَور خلافت میں مسلمانوں اور فارسیوں کے درمیان جنگ جسر کا واقعہ پیش آیا۔ اس جنگ میں دو ہزار ایرانی تہ تیغ ہوئے جبکہ بعض روایات کے مطابق چھ ہزار ایرانی مارے گئے۔ اسی طرح بعض کے مطابق اٹھارہ سو یا چار ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ ان شہداء میں حضرت سلیط بن قیسؓ بھی شامل تھے۔

پھر ذکر ہے حضرت مجذر بن زیادؓ کا۔ حضرت مجذر بن زیادؓ نے زمانہ جاہلیت میں سوید بن صامت کو قتل کر دیا تھا۔ بعد میں حضرت مجذرؓ اور حضرت حارث بن سوید بن صامتؓ نے اسلام قبول کر لیا لیکن حضرت حارث بن سویدؓ اپنے والد کے قتل کے بدلے کی تلاش میں رہے۔ غزوہ اُحد میں جب قریش نے مڑ

کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارث بن سوید نے پیچھے سے حضرت مجذرؓ کی گردن پر وار کر کے اُنہیں شہید کر دیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ حارث بن سوید نے دھوکے سے حضرت مجذرؓ کو قتل کر دیا ہے اور آپؐ کو حکم دیا کہ آپؐ حارث کو مجذرؓ کے بدلے میں قتل کریں لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عویم بن ساعدہؓ نے مسجد قباء کے دروازے پر حارث بن سوید کو قتل کر دیا۔

پھر حضرت رفاع بن رافع بن مالک بن عجلانؓ کا ذکر ہے۔ رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلانؓ اپنے خالہ زاد بھائی معاذ بن عفراءؓ کے ساتھ مکہ پہنچے اور ثنیہ پہاڑی سے نیچے اُترے تو ایک شخص کو دیکھا وہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھے۔ ہم نے انہیں نہیں پہچانا اور اُن سے پوچھا کہ نبوت کا دعوے دار شخص کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ میں ہی ہوں۔ ہمارے کہنے پر آپؐ نے ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا۔ حضرت رفاعہؓ بیت اللہ کے طواف کے لیے چلے گئے اور دعا کی جس کے بعد انہوں نے کلمہ پڑھ لیا اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت رفاعہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدوی شخص نے نماز پڑھ کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ اُس نے نماز پڑھی اور واپس آکر سلام کیا۔ آپؐ نے اُسے دوبارہ نماز پڑھنے کا فرمایا۔ اس طرح دو تین بار ہوا۔ آخر اُس نے کہا کہ مجھے نماز سکھا دیں، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو پہلے اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرو۔ پھر کچھ قرآن یاد ہو تو اُسے پڑھو۔ پھر اطمینان سے رکوع کرو اور اس کے بعد بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر خوب اعتدال سے سجدہ کرو۔ پھر اطمینان سے بیٹھو۔ پھر سجدہ کرو اور پھر اُٹھو۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر تم نے اس میں کچھ کمی کی تو اتنی ہی تم نے اپنی نماز میں کمی کی۔

پھر ذکر ہے حضرت اسید بن مالک بن ربیعہؓ کا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ابو اسید بن مالک بن ربیعہؓ غزوہ بدر میں شریک تھے جب ان کی اخیر عمر میں بینائی چلی گئی تو انہوں نے کہا کہ اگر آج میں بدر کے مقام پر ہوتا اور میری بینائی بھی ٹھیک ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی دکھاتا جہاں سے فرشتے نکلے تھے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک اور وہم نہیں ہو گا۔ حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ کا ایک شخص آیا اور کہا کہ کیا ماں باپ کے مرنے کے بعد بھی اُن کے ساتھ حسن سلوک کی ضرورت ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، اُن کے لیے دعا کرنا، استغفار کرنا، اُن کے وعدوں کو پورا کرنا، اُن کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا، اُن کے دوستوں کی عزت کرنا۔ اس طرح اُن کو بھی ثواب پہنچتا رہے گا اور اُن کی مغفرت کے سامان ہوتے رہیں گے۔

عثمان بن ارقمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ تمہارے پاس جو مال غنیمت ہے اُسے چھوڑ دو تو حضرت ابو اسید الساعدی نے عائذ المرزبان کی تلوار رکھ دی اور حضرت ارقمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے وہ تلوار مانگ لی جس پر آپؐ نے وہ تلوار اُنہیں عطا کر دی۔

حضرت عبد اللہ بن عبد الاسدؓ کا ذکر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو ایک پرچم دے کر بنو اسد کی سرکوبی کے لیے ڈیڑھ سو مہاجرین اور انصار کی سرکردگی میں بھیجا۔ آپؓ غزوہ اُحد اور بدر میں شریک ہوئے۔ آپؓ غزوہ اُحد میں بازو پر ایک زخم لگنے کی وجہ سے ۳/ جمادی الآخر ۴/ ہجری کو وفات پا گئے۔

پھر ذکر ہے حضرت خلاد بن رافع الزرقیؓ کا۔ حضرت خلاد بن رافعؓ کا تعلق انصار کے قبیلے بنو خزرج کی شاخ عجلان سے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو دو تین مرتبہ نماز دوبارہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا تھا اور پھر اُس کے کہنے پر اُسے نماز کا طریق سکھایا تھا وہ حضرت خلاد بن رافعؓ ہی تھے۔

پھر حضرت عباد بن بشرؓ کا ذکر ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر انہیں بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت عباد بن بشرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم پر اس موقع پر ابو سفیان اور اُس کے ساتھ چند مشرکین کا سامنا کیا اور انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس موقع پر حضرت عباد بن بشرؓ نے آنحضرت ﷺ کے خیمہ کی حفاظت کرنے کی بھی توفیق پائی۔ حضرت ام سلمیٰؓ بیان کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ عباد بن بشرؓ پر رحم فرمائے وہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ میں سے سب سے بڑھ کر آپؐ کے خیمے کے ساتھ چمٹے رہے اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرتے رہے۔

پھر ذکر ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کا۔ ان کی وفات ۶۵/ سال کی عمر میں تیس ہجری میں مدینہ میں ہوئی اور حضرت عثمانؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یعقوب بن عتبہ سے مروی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہؓ نے اپنی وفات کے دن چار ہزار دینار اور درہم چھوڑے۔ ایک مرتبہ آپؓ کا ایک غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپؓ کی شکایت لے کر آیا اور کہا حاطبؓ ضرور جہنم میں داخل ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا تُو نے جھوٹ بولا۔ وہ ہرگز اس میں داخل نہیں ہو گا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ مزید کچھ بدری صحابہ کے ذکر ہیں جو انشاء اللہ بعد میں بیان کر دوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔